www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کسی نے آگ بلند کرنے کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا:۔

"وہ مجوس کے لیے ہے"

اس قسم کی تجاویز کے بعد مجلس برخاست ہوگئی۔

بعد ازاں عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ الانصاری نے خواب دیکھا جس میں انہوں نے ایک شخص کے پاس ناقوس دیکھ کر اس سے بیچنے کے متعلق دریافت کیا تاکہ وہ اس سے نماز کا اعلان کریں لیکن اس شخص نے اعلان کے لیے اس سے بہتر کلمات (اذان) سکھائی۔ جب یہ خواب رسول اللہؐ سے ذکر ہوئی تو آپؐ نے نماز کے لیے یہی اذان مقرر فرما دی اور اس طرح سے یہ اذان مشروع ہوگئی۔ اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ یہی اذان حضرت عمرؓ نے بھی خواب میں سیکھی اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔

اب اگر مقصد صرف اعلان کرنا ہی ہو تو کیا نماز کے لیے بھی اذان کی بجائے دیگر اعلانات مثلاً "نماز تیار ہے" وغیرہ امر بالمعروف کے ضمن میں آ سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلان کے مقصد ہی سے شریعت نے یہ اذان مقرر کی ہے اور اہم موقعوں پر اس کا استعمال سکھایا ہے جو اعلان ہونے کے ساتھ عبادت بھی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں نماز کے علاوہ سحری کے لیے اور خطبۂ جمعہ شروع ہونے سے قبل (جمعہ کی تیاری کے لیے) پہلی اذان کا ثبوت ملتا ہے۔ گویا صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سمجھا ہے کہ اگر کوئی اہم ضرورت ہو تو اعلان کے لیے الفاظ مسنونہ کو ہی استعمال کرنا چاہیے۔

مذکورہ بالا بیان میں ضمناً حضرت عثمانؓ کا جمعہ کی پہلی اذان رائج کرنا اور پھر اس کے رواج عام پانے کی حقیقت بھی واضح ہوگئی (وثبت الامر علی ذلک) اسی طریقہ پر عمل رائج ہوگیا۔ (بخاری)

تصحیح

ماہنامہ "محدث" جلد ۱، عدد ۲، ۲ میں مضمون عشرہ ذی الحجہ۔ قربانی کے فضائل واحکام۔ اشاعت ذی القعدہ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ کے صفحہ ۳۲ سطر ۹ میں تصحیح فرمالیں۔ صحیح عبارت (سولہ باقی ماندہ حضرت علی کو دیئے کی بجائے) ۲۷ باقی ماندہ حضرت علی کو دیئے ـــــ ہے

(ادارہ)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ